سید بادشاہ کا قافلہ | از جناب آبادشاہ پوری - ناشر: البدر پبلیکیشنز، اردو بازار - لاہور
صفحات: ۴۵۶ - خوبصورت جلد کے ساتھ قیمت: ۴۸/- روپے -

تحریک مجاہدین ہم مسلمانوں کی برصغیر کی تاریخ کا ایک اہم اور روشن باب تھا جسے انگریزی حکومت نے درسی کتابوں ہی سے نہیں، تاریخی تحقیق کے دائرے سے بھی خارج کر دیا - یعنی ہماری حیاتِ قومی کا ایک دور غائب کر دکھایا - عدالتی اور دیگر سرکاری دستاویزوں میں اس کے جو اجزا مدفون پڑے رہے وہ بھی بڑی مسخ شدہ شکل میں تھے - مگر بلحاظ حقیقت یہ باب ایسا تھا کہ ع

ہمیں ورق کہ سیہ گشتہ مدعا ایں جاست

یہ ایک کوشش تھی، نظامِ کُفر کے خلاف، اعلائے نظامِ حق کے لیے - یہ برصغیر میں پہلی مکمل اسلامی انقلابی اور جہادی تحریک تھی - اس تحریک کو کتابی تاریخوں سے غائب کر دینے کے باوجود اس کے اثرات بعد کی تمام دینی جماعتوں اور سیاسی تحریکوں پر پڑے -

خدا کا شکر ہے کہ مولینا مسعود عالم ندویؒ، مولانا ابوالحسن ندوی اور مولینا غلام رسول مہر نے اس دفینۂ حقائق کو فراموشی کے ملبے سے برآمد کیا، اور پھر اس موضوع پر کاوشیں ہونے لگیں -

آبادشاہ پوری صاحب کا ذہن ہمیشہ بڑے اہم موضوعات کو تلاش کرتا ہے - اور پھر ان کا قلم واقعات و حوادث کو نکھار کر اور "رجالِ داستان" کو نکھار کر پیش کرتا ہے - سید بادشاہ کا قافلہ سید احمد شہید کی تحریکِ جہاد کی روئیداد ہے - اور اس کا دائرہ مشہدِ بالاکوٹ سے صادق پور، انڈیمان اور چمر کنڈ تک پھیلا ہوا ہے - آبادصاحب نے تاریخ نگاری کا ایک نیا اسلوب نکالا ہے - وہ واقعات کے پورے استحفاظ کے ساتھ افسانوی فضا پیدا کر دیتے ہیں - یہ اسلوب مطالعہ تاریخ کو دلچسپ اور سہل بنا دیتا ہے -

ایک طرف اس داستان کے "ہیروؤں" کی مقدس شخصیتیں سامنے آتی ہیں جو اپنے ایمانِ محکم، جذبہ بیتاب اور ذوقِ سرفروشی کے لحاظ سے ہمارے لیے سرمایۂ فخر ہیں - دوسری طرف وہ "ولن" اسٹیج پر آتے ہیں جو مسلمانوں میں سے ہوتے ہوئے غداری، نفاق، افترا پردازی اور تفرقہ جیسی حماقتوں سے شرمسار کرتے ہیں - اس "ولن" فوج نے تحریکِ جہاد کو اگر تباہ نہ کر دیا ہوتا تو آج بہت بڑا پاکستان موجود ہوتا اور اس میں اسلامی نظام اپنی پوری برکات کے ساتھ جلوہ گر ہوتا -

کتاب پڑھ کر تاثر ہوتا ہے کہ سید بادشاہ کا چھوڑا ہوا ادھورا کام ہمارے سر قرض رہ گیا ہے -